رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ [illegible]

ششماہی [illegible]

سہ ماہی [illegible]

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۸۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شدید ریاضتیں کبھی اختیار نہ کرو

"میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں۔ جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں۔ اور آخر یبوستِ دماغ سے وہ مجنون ہوگئے۔ اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گزری یا دوسرے امراض سل اور دِق وغیرہ میں مُبتلا ہوگئے۔ انسانوں کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قوےٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار کرے۔ ہاں اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو۔ اور شریعتِ غرّاء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کا بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔" (ست بچن)

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ر اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ پاؤں کا ورم بھی کم ہے۔ آج حضورؑ نے خود خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

جناب منشی محمد رحیم الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے صحابی ہیں۔ اور جن کو ۳۱۳ اصحاب میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے۔ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کا کلرک کمیٹی کے حساب میں گڑبڑ کرنے کی وجہ سے حوالۂ پولیس کر دیا گیا ہے۔ جو ضمانت پر رہا ہے۔ اور معاملہ زیرِ تفتیش ہے۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۷ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب (۱) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب (۲) سراج منیر (۳) پیغام صلح (۴) لیکچر لاہور (۵) لیکچر سیالکوٹ بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ امتحان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک ایسا خزانہ ہیں۔ کہ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور ایک ایسا براں ہتھیار ہیں۔ کہ جس کے سامنے کوئی مخالف نہیں ٹھہر سکتا مگر خزانہ اور ہتھیار بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ کہ انسان ان کو استعمال کرے پس میں احباب جماعت کو پُر زور توجہ دلاتا ہوں کہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ تاکہ وہ اس بیش بہا خزانہ سے مستفید ہوں۔ خصوصاً سکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف توجہ فرمائیں۔ درخواستیں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف آنی چاہئیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

موضع ستکوہا میں احمدیہ جلسہ

قادیان ۹ اپریل۔ آج موضع ستکوہا متصل قادیان میں مقامی جماعت احمدیہ نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ ارد گرد کی جماعتوں کے علاوہ قادیان سے بھی احباب بکثرت تشریف لائے۔ پہلا اجلاس گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک رہا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد بشیر احمد صاحب تنویر حافظ قدرت اللہ صاحب مستری شیر محمد صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے تقریریں کیں خطبہ جمعہ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری نے پڑھا۔ جس میں آپ نے انبیاء کی جماعتوں کے قیام کی غرض و غائت بیان کی۔ تین بجے سے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جا نثار محمد عمر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک پنجابی زبان میں احمدیت کی حقیقت پر لیکچر دیا۔ حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ بجے پانچ بجے دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

پولیس کے انتظام کا شکریہ ادا کیا گیا ؛

تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہائت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہئیے تھا دوستوں کو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہئیے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہئیے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں اور اسلام کی کشتی منجھدار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ؛

خاکسار مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان سٹیشن پر ریلوے ٹائم ٹیبل

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نظارت امور عامہ کی تجویز پر محکمہ ریلوے نے قادیان ریلوے سٹیشن پر ریلوے ٹائم ٹیبل کی فروخت کا انتظام کیا ہے۔ اس لئے آئندہ دوست قادیان کے ریلوے سٹیشن سے ٹائم ٹیبل خرید سکتے ہیں ؛ ناظر امور عامہ قادیان

کندرا پاڑا (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ

۳۱ مارچ کو مولوی ظہور حسین صاحب سابق مجاہد بخارا و روس کٹک سے ہمارے ہاں تشریف لائے۔ رات کو ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ اول خاکسار نے بنگلہ زبان میں ایک تبلیغی پیغام پڑھا۔ پھر مولوی صاحب موصوف نے اردو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر قریباً دو گھنٹے تقریر کی۔ نیز اپنے سفر بخارا۔ ایران۔ روس کے پُر درد حالات بھی سامعین کی درخواست پر سنائے۔ احمدی اور غیر احمدی مردوں اور عورتوں نے دلچسپی سے تقریر سنی۔ غیر احمدیوں میں سے جناب مولوی غفران علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل اور منشی عبدالرؤف صاحب مالک مسلم سائیکل سٹور خاص قابل ذکر ہیں ؛ خاکسار۔ قریشی محمد حنیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۵۶ھ

ڈسکہ کے احمدیوں کے متعلق پولیس کے ناروا رویہ کا نتیجہ

احرار نے محض اس لئے کہ ڈسکہ (ضلع سیالکوٹ) آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کا وطن ہے۔ وہاں آپ کا خاندان آباد ہے۔ آپ کے آبائی املاک موجود ہیں۔ وہاں کے چند ایک احمدیوں کے خلاف فتنہ و شرارت پیدا کرنے۔ اور انہیں جانی اور مالی نقصان پہونچانے کے لئے قادیان سے دُوسرے درجہ پر قرار دے کر جو طوفان بے تمیزی برپا کیا۔ اس کا ذکر گزشتہ سال تفصیل کے ساتھ "الفضل" میں آچکا ہے۔ احرار تو جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پردازی کے لئے ہی کھڑے ہوئے تھے۔ حیرت کی یہ بات تھی۔ کہ پولیس جس کا فرض امن قائم رکھنا۔ فتنہ و فساد کو روکنا۔ اور جنبہ داری سے محفوظ رہنا ہے۔ اس کے بعض افسروں نے جہاں خود مرکزِ احمدیت میں جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی ہر طرح حوصلہ افزائی کی اور انہیں شرارت میں بڑھنے کا موقعہ دیا وہاں ڈسکہ میں بھی اس نے یہی صورت اختیار کی۔ جس کے نتیجہ میں بدزبان احراری لیڈر اور لیکچرار بار بار وہاں جاتے۔ اور عوام کو احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلاتے۔ نیز احمدیوں کی بے حد دل آزاری کرتے۔ آخر جب انہوں نے دیکھا۔ کہ عوام کافی طور پر احمدیوں کے خلاف مشتعل ہو چکے ہیں۔ تو عید میلاد کے نام سے ایک جلوس مرتب کیا جس میں باہر کے لوگوں کو بھی شریک کیا گیا یہ جلوس ڈسکہ کے گلی کوچوں میں چکر لگاتا۔ اور احمدیوں کے خلاف سخت دل آزار اور اشتعال انگیز حرکات کرتا ہوا جب آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے آبائی مکان کے پاس پہونچا۔ تو وہاں ٹھہر کر اس نے نہایت ہی شرمناک حرکات کیں۔ اور اپنی شرارت کو انتہا تک پہونچاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ازحد بدزبانی کی۔ جس سے غرض یہ تھی۔ کہ فساد کر کے احمدیوں کو جانی و مالی نقصان پہونچایا جائے۔ اس وقت مقامی پولیس کا انچارج مع گارد جلوس کے ساتھ موجود تھا۔ مگر اس نے کوئی کارروائی نہ کی۔ یہ موقعہ محض احمدیوں کی امن پسندی کی وجہ سے ٹل گیا لیکن اسی دن پھر مغرب کے وقت جبکہ احمدی اپنی مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے۔ احرار نے کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جس میں جناب چودھری صاحب کے چھوٹے بھائی چودھری شکر اللہ خان صاحب کو سخت زخمی کیا۔ نیز مسجد میں گھس کر دوسرے احمدیوں کو بھی مجروح کیا۔ اور کوشش کی۔ کہ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے مکان میں گھس کر درندگی۔ اور وحشت کا ثبوت دیں۔ اس کے لئے انہوں نے مکان کے دروازوں کو توڑنا چاہا۔ مگر ناکام رہے۔

احرار کے اس حملہ کے دوران میں جو کافی عرصہ تک جاری رہا۔ اور جس میں انہوں نے انتہائی شرارت سے کام لیا۔ بعض غیر مسلم معزز اصحاب نے چار دفعہ پولیس کو اطلاع دی۔ مگر پولیس نے کوئی توجہ نہ کی۔ آخر چودھری شکر اللہ خان صاحب نے تحریری طور پر پولیس کو اطلاع بھیجی۔ کہ وہ احرار کے ہاتھوں جان و مال کے سخت خطرہ میں مبتلا ہیں۔ مگر اس پر بھی ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد انچارج صاحب پولیس پہونچے۔ اور صرف یہ کہکر چلے گئے۔ کہ اگر اب کوئی حملہ کرے تو مجھے آواز دے دی جائے۔ میں فوراً پہونچ جاؤں گا۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مقامی پولیس نے اس موقعہ پر کس قدر فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ اور قیام امن کے لئے کتنی کوشش کی۔ لیکن اس سے بھی بڑھکر اس نے اپنی قابلیت کا اظہار اس وقت کیا۔ جب گیارہ احمدیوں اور صرف پانچ احراریوں کا چالان کیا۔ گویا احراری جو ایک عرصہ سے احمدیوں کے خلاف شرارت پھیلا رہے تھے۔ جنہوں نے ایک جلوس نکالکر جماعت احمدیہ کے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سخت بدزبانی کی۔ جنہوں نے آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب ایسی معزز ہستی کے مکان کے پاس کھڑے ہو کر بے حد اشتعال انگیز حرکات کیں اور جنہوں نے بالآخر ایک کافی تعداد میں جمع ہو کر احمدیہ مسجد۔ اور جناب چودھری صاحب موصوف کے مکان پر حملہ کر کے متعدد احمدیوں کو سخت زخمی کر دیا۔ اور مکان کو نقصان پہونچایا۔ ان میں سے تو صرف پانچ کو ملزم قرار دیا۔ لیکن احمدی جس قدر بھی ہاتھ آئے۔ ان سب کو گرفتار کر کے چالان کر دیا۔ آخر جب مقدمہ عدالت میں پہونچا۔ تو اس نے سارے کے سارے ملزم بری کر دیئے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ احرار کے ایک کافی مجمع میں سے جن پانچ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ان کے متعلق بھی پولیس ثبوت نہ بہم پہونچا سکی۔ اور احمدی بھی بے قصور ثابت ہو گئے۔

ان حالات میں عدالت کی توجہ قدرتاً پولیس کے رویہ کی طرف مبذول ہوئی۔ اور فاضل مجسٹریٹ نے سب ملزموں کو بری کرتے ہوئے سب انسپکٹر پولیس۔ کورٹ سب انسپکٹر۔ اور دو کانسٹبلوں کے متعلق تحقیقات کا حکم دیا۔ اس تحقیقات کے مکمل ہونے کے بعد حال میں جو نتیجہ نکلا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پولیس کے یہ ملازم مجرم ثابت ہو گئے اور سزا کے مستحق سمجھے گئے ہیں۔ چنانچہ سب انسپکٹر پولیس سید روشن شاہ کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ کورٹ سب انسپکٹر کو ہیڈ کنسٹبل بنا دیا گیا ہے۔ اور دو کنسٹبلوں کو موقوف کر دیا گیا ہے۔

اس موقعہ پر جہاں ہم ضلع سیالکوٹ کے اعلیٰ حکام کی معاملہ فہمی اور انصاف پسندی کی داد دیتے ہیں۔ وہاں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ کاش پولیس کے اس رویہ کے متعلق بھی تحقیقات کی کوئی صورت پیدا ہوتی۔ جو احرار کے فتنہ کے ایام میں پولیس نے قادیان میں اختیار کئے رکھا۔ اگر تقاضا ء انصاف کو مدنظر رکھ کر اس طرف توجہ کی جاتی تو ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ پولیس کے بعض افسر ڈسکہ کی پولیس کے سزا یافتہ مجرموں سے بھی بہت زیادہ قابلِ گرفت ثابت ہوتے۔ مگر افسوس۔ عدل و انصاف کو بے جا حمایت پر قربان کر دیا گیا۔ اور سزا کی بجائے ترقیاں دی گئیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا خیال کی جا سکتی ہے۔ کہ قادیان میں پولیس جماعت احمدیہ کو تکالیف میں مبتلا کرنے اور احرار کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے جو کچھ کرتی رہی۔ اس کی تہ میں کوئی ایسا ہاتھ تھا۔ جو کافی بااثر اور دُور تک رسائی رکھنے والا تھا۔ اور جس کی وجہ سے پولیس کے فرض ناشناس اور نااہل ملازم نہ صرف اپنی غیر معقول حرکات کا خمیازہ اٹھانے سے بچ گئے۔ بلکہ ان کے صلہ میں ترقی کے مستحق سمجھے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکیوں کا حق وراثت

لاہور ہائی کورٹ کے ایک مکمل بنچ نے جائداد کے ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کسی شخص کے قریبی یا دُور کے رشتہ دار مرد کی موجودگی میں اس کی جائداد اس کی لڑکی کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ فیصلہ ایک عورت کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ کے متعلق کیا گیا۔ جس کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ اس کے والد کی جائداد دیگر رشتہ داروں کو ملنے کی بجائے اسے ملنی چاہیئے۔ ڈسٹرکٹ جج نے یہ مقدمہ ہائی کورٹ میں بھیجا۔ جہاں ایک ڈویژن بنچ کے روبرو اس کی سماعت ہوئی لیکن چونکہ ججان میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ اس لئے مقدمہ کو مکمل بنچ کے سپرد کر دیا گیا۔ جس نے متذکرۃ الصدر فیصلہ دیا ہے۔ چونکہ موجودہ قانون میں لڑکیوں کے لئے حق وراثت تسلیم نہیں کیا گیا۔ اس لئے ہائی کورٹ کے فیصلہ پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس سے مروجہ قانون میں ترمیم کی ضرورت۔ ایک بار پھر نہایت زور کے ساتھ پیدا ہوگئی ہے۔ اسلام لڑکیوں کے حق وراثت کو تسلیم کرتا ہے اور تاکید فرماتا ہے۔ کہ وراثت میں سے مرد کا حصہ بقدر دو عورتوں کے حصہ کے ہو۔ اور پھر مزید وضاحت کرتا ہے کہ اگر لڑکیاں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو وہ باپ کے ترکہ میں سے دو تہائی کی حقدار ہیں۔ اگر کوئی لڑکا نہ ہو صرف ایک لڑکی ہو۔ تو وہ نصف کی حقدار ہے ہندو مذہب نے گو عورت کے حق وراثت کو تسلیم نہیں کیا۔ تاہم ہندو سوسائٹی کی اصلاح کے حامی اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ قانون کی امداد سے ہندو عورتوں کو ترکہ میں حصہ پانے کا حق دلایا جائے۔ اور اس میں انہیں ایک حد تک کامیابی ہو بھی گئی ہے مجلس وضع قوانین کے مسلمان ارکان کو چاہیئے۔ کہ مروجہ قانون میں مناسب ترمیم کے لئے جد وجہد کریں۔ موجودہ شریعت بل میں جو اسمبلی کے سامنے پیش ہے۔ اور جس میں عورت کی وراثت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اسے منظور کرا کر نافذ کرانے کی پوری کوشش کریں۔

سر شاہ نواز کا مشورہ

سر شاہ نواز بھٹو جنہوں نے مختلف ممتاز حیثیتوں میں باشندگان سندھ کی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں بہت خوش اسلوبی سے کنارہ کش ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس موقعہ پر ایک بیان دیتے ہوئے سندھ کے لوگوں کو جو مشورہ دیا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے۔ انہوں نے کہا بمبئی کونسل کے ممبر۔ حکومت بمبئی کے وزیر اور گورنر سندھ کا مشیر ہونے کی حیثیت سے میں نے مختلف جماعتوں کے درمیان انصاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ مذہب اسلام حق رسی اور انصاف پرستی کی تعلیم دیتا ہے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان باہمی رواداری پر زور دیتے ہوئے آپ نے کہا ہندو اور مسلمان دونوں ملکر ہی ملک کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اور یہی کامیابی کا راز ہے۔ اگر سندھ کی تمام جماعتیں تعاون اور اشتراک عمل سے کام لیں۔ اور تعصب و تنگ نظری کو خیرباد کہہ دیں۔ تو سندھ کا مستقبل بڑا شاندار ہو سکتا ہے اس وقت صوبہ سندھ میں بھی دوسرے صوبوں کی طرح صوبجاتی خود مختاری کے تجربے کا آغاز ہو رہا ہے۔ اور چونکہ وہ ابھی دوسرے صوبوں سے کئی لحاظ سے پیچھے ہے۔ اس لئے اس کی ترقی کے لئے مختلف فرقوں میں حقیقی تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ ایسے صوبہ کے ہندو اور مسلم لیڈر سر شاہ نواز ایسے لائق اور تجربہ کار خادم ملک کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے باہم اشتراک عمل سے صوبہ کی بہتری اور بہبودی کے لئے کوشاں ہوں گے۔

وزیرستان کا صحیح جائزہ لینے کی ضرورت

وزیرستان کی سرزمین ان دنوں شدید ہنگامہ و شورش کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے حقیقی اسباب وعلل ابھی تک منظر عام پر نہیں آئے۔ گو حکومت کی طرف سے کمیونک شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ صرف وقتی حادثات وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ قبائل کے مطالبات کیا ہیں۔ اور حکومت ہند کیا چاہتی ہے۔

ان حالات میں وزیرستان کے متعلق صحیح اور مستند حالات و کوائف کا منظر عام پر آنا ضروری ہے۔ کیونکہ موجودہ حالات میں قبائل کے متعلق جو افواہیں پھیل رہی ہیں۔ اس کا ملک کے فرقہ دارانہ تعلقات پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ اور قبائلی لوگوں کے خلاف حکومت جو کارروائی کر رہی ہے۔ اس سے مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پھیل رہا ہے ان حالات میں سرحد اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے سکرٹری کی یہ تجویز کہ ہندوستان کے ذی اثر اور قابل اعتماد مسلم رہنما بذات خود وزیرستان کے حالات کا جائزہ لیں۔ علیٰ مناسب ہے۔ جس کی طرف مسلم اکابر کو فوری توجہ کرنی چاہیئے اور حکومت کو اس کے لئے آسانیاں پیدا کرنی چاہئیں۔

"نئی زمین اور نیا آسمان"

موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جب اپنے ایک محبوب کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا۔ اس پر اپنا کلام نازل کیا۔ اور اس کے ذریعہ عظیم الشان نشان ظاہر کئے۔ تو غافل اور لاپروا دنیا نے اس کی طرف توجہ کی۔ اس سے تمسخر کیا۔ اس کو طرح طرح سے ستایا۔ اور دکھ دیا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندہ کے اطمینان اور دنیا کے لئے نشان کے طور پر اس کی زبان سے یہ اعلان کرایا۔ کہ "ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں"۔ یہ سنکر معاندین نے نہ صرف یہ کہا۔ کہ یہ اسلوب بیان ہی غلط اور نعوذ باللہ بڑا ہے۔ مگر آج دنیا کے ہر حصہ میں نہ صرف نئی زمین اور نئے آسمان کا نظارہ نظر آ رہا ہے۔ بلکہ تحریر و تقریر میں اس کا اعتراف بھی کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان میں جو نیا نظام یکم اپریل سے جاری ہوا ہے۔ اس کا ذکر ایک ہندو اخبار "پرتاپ" (۴ اپریل) نے "نئی زمین اور نیا آسمان" کے عنوان سے کیا۔ اب اگر حکومت کے نظام میں معمولی سی تبدیلی کو نئی زمین اور نئے آسمان سے موسوم کیا جا سکتا ہے تو پھر دنیا میں جو روحانی انقلاب آ رہا ہے اس کے متعلق کیوں یہی نہیں کہا جا سکتا۔

مردہ دلوں کے احیا کی صورت

بمبئی کے ایک اخبار "اسلام" کے ایڈیٹر صاحب نے ایک تقریر کے دوران میں کہا "اس وقت ہمارے تنزل کی وجہ یہ ہے۔ کہ دیکھنے میں ہم زندہ کہلاتے اور کھاتے پیتے چلتے پھرتے ہیں۔ اور تمام وہ کام کرتے ہیں جنکا اطلاق عرف عام میں زندوں پر ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دل مرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان میں قربانی کا جذبہ نہیں ہے"۔ یہ جو کچھ کہا گیا ہے بالکل درست ہے مگر سوال یہ ہے کہ کبھی انہوں نے اپنے مردہ دلوں کے احیاء کی کوشش بھی کی۔ اور اس جذبۂ قربانی کو پیدا کرکے اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ جس کا رونا رو رہے ہیں۔ وہ غور فرمائیں کیا قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کا یہی طریق ہے۔ کہ فرقہ وارانہ شورش پیدا کرکے مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے۔ بمبئی میں احمدیوں کے خلاف شورش پیدا کرنے میں وہ سب سے پیش پیش رہے ہیں۔ گو اُن کی لگائی ہوئی آگ نے خود ان کو بھی اپنے گھیرے میں لے لیا۔ اور مسلمانوں کی زبانوں اور قلموں سے ان کے متعلق وہ کچھ نکلا کہ اس کے باعث ان کی زندگی تلخ ہوگئی۔ لیکن وہ اس میں کیا شک ہے کہ مسلمانوں کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے میں انہوں نے کمی نہ کی۔ اور ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ اگر حکومت بمبئی فرض شناسی کا ثبوت دیتی ہوئی قیام امن کے لئے فوری کارروائی نہ کرتی تو حالات نہایت ہی خطرناک ہو جاتے۔ یہ طریق مردہ دلوں کے زندہ ہونے کے نہیں بلکہ موت کو دعوت دینے کے ہیں۔ مردہ دل آج بھی اسی طرح وحی الٰہی کے ذریعہ زندہ ہو سکتے ہیں جس طرح ازمنہ ماضیہ میں ہوتے رہے ہیں۔

57

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء

نمبر ۸۴ - جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خان عبدالغفار خان صاحب اور ویدک دھرم

ویدک دھرم کی رواداری کی حقیقت

از جناب سردار محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ

۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء کا "پرتاپ" لکھتا ہے:-

"خان عبدالغفار خان نے گورو کل وشو ودیالہ کانگڑی کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔" میں نے گیتا۔ اور رامائن کا مطالعہ کیا ہے۔ اور میں اپنے اس مطالعہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ویدک دھرم رواداری کی تعلیم دیتا ہے "۔

اس کے "پرتاپ" ان سطور کا اضافہ کرتا ہے:-

"یہ کسی ہندو کے الفاظ نہیں۔ ایک مومن کے ہیں۔ اس پر بھی اگر کوئی مسلمان ہندوؤں پر غیر رواداری کا الزام لگائے تو یہی کہنا پڑے گا۔ کہ وہ تعصب کے زیر اثر ایسا کر رہا ہے"۔

اس نوٹ سے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ کہ عبدالغفار خان صاحب رواداری سے کام لے رہے ہیں۔ یا ویدک دھرم کسی مذہب کی رواداری کا اندازہ لگانے کے لئے تین صورتیں ہو سکتی ہیں:-

اوّل یہ کہ وہ مذہب اپنوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے:

دوم یہ کہ بیگانوں کے ساتھ اس کا برتاؤ کیسا ہے۔

سوم یہ کہ بحالت جنگ دشمنوں کے ساتھ وہ کیا طریق اختیار کرتا ہے۔

ویدک دھرم کا اپنوں سے سلوک

سب سے اول میں اپنوں کے متعلق ویدک دھرم کے سلوک پر روشنی ڈالتا ہوں۔ ہندوؤں کے ہاں چار ورن ہیں۔ برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ اور شودر۔ خواہ کچھ ہو۔ ہندو شودروں کو اپنے میں سے سمجھتے ہیں۔ بلکہ بعض ہندو لیڈر فخریہ یہ کہتے ہیں۔ کہ شودر ہمارے گوشت کا پوست ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہندو ان کہلانے والے شودروں سے جنہیں اپنے گوشت کا پوست کہتے ہیں۔ کیا سلوک کرتے ہیں:-

منو ادھیائے ۴ شلوک ۸۹ میں لکھا ہے:-

"جو شخص شودر کو دھرم کا اپدیش (تبلیغ) کرتا ہے۔ وہ معہ اس شودر کے دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں گرایا جاتا ہے"۔

اب غور کیجئے۔ کہ محض اس قصور پر کہ ایک آدمی شودر کو وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ اور اسے برائیوں سے منع کر کے نیکیاں کرنے کی ہدایت کرتا ہے محض اس دوش میں یہ نصیحت سنانے والا۔ اور سننے والا دونوں دوزخ میں دھکیلے جائیں گے۔ برخلاف اس کے اسلام یہ فرض قرار دیتا ہے۔ کہ تم لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرو۔ جیسا کہ فرقان حمید کی اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون یعنی تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے۔ جو نیکی کی طرف بلائے۔ اور بھلائی کا حکم دے۔ اور بدی سے منع کرے۔ اور ایسے لوگ ہی مفلح ہوتے ہیں:-

اب غور کیجئے۔ کہ دونوں مذاہب کے نقطہ ہائے نگاہ میں کتنا فرق ہے ایک وہ جو اور تو اور اپنوں کے لئے بھی نیکی اور بھلائی کی باتیں کہنا روا نہیں رکھتا۔ دوسرا وہ جو یہ تاکید کرتا ہے کہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانا تمہارا فرض ہے۔ اب دونوں میں سے کونسا مذہب رواداری کا ثبوت دے رہا ہے اسے دوست خود ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں حوالے تو اور بھی بہت ہیں۔ جو بلاشبہ سینکڑوں کی تعداد میں ہوں گے۔ جنہیں طوالت کی وجہ سے میں نظر انداز کرتا ہوں۔ ہاں اگر کسی کو ان کا ریوا۔ تو بخوشی پیش کئے جائیں گے۔

بیگانوں سے سلوک

اب میں دوسری صورت کو لیتا ہوں کہ بیگانوں کے ساتھ ہندو دھرم کا سلوک کیسا ہے:-

"ستیارتھ پرکاش" کے صفحہ ۱۹۲ پر لکھا ہے۔ کہ:-

"ادھرمی (ویدوں کے نہ ماننے والا) خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ۔ نہایت طاقت ور۔ اور صاحب لیاقت بھی ہو۔ تو بھی اس کی بربادی۔ تنزل و تخریب میں لگا رہے"۔

اس کے مقابل پر ذرا اسلام کی رواداری ملاحظہ ہو۔ شری سوامی دیانند صاحب بانی آریہ سماج جب پہلی دفعہ ۱۸۷۷ء میں لاہور تشریف لائے۔ تو سب ہندوؤں نے انہیں ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ ایسے وقت میں لاہور کے مشہور ڈاکٹر خان بہادر رحیم یار خان صاحب مرحوم نے سوامی صاحب موصوف کے لئے اپنی کوٹھی خالی کر دی۔ اور یہی صورت سوامی صاحب موصوف کے ساتھ امرتسر میں پیش آئی۔ جہاں کہ ایک مسلمان رئیس میاں محمد جان صاحب نے سوامی صاحب موصوف کے لئے اپنی شاندار کوٹھی کے دروازے کھول دیئے۔ اور دیکھیے۔ ایک مسلمان ہندو کے ہاں کا کھانا کھا سکتا ہے مگر ہندو نہیں کھاتا۔ ایک مسلمان گوجر اپنے ہاتھوں سے اپنے برتن میں دودھ دوہ کر لاتا ہے۔ مگر جب وہ دودھ ایک ہندو حلوائی کے برتن میں جا پڑتا ہے۔ تو پھر مسلمان کے ہاتھ لگانے سے وہی دودھ بھرشٹ اور ناپاک ہو جاتا ہے۔ غور کیجئے کہ ان معاملات میں کونسا مذہب رواداری سے کام لے رہا ہے۔ آج تک کئی ہندوؤں۔ اور خصوصاً آریوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں دل آزار کتابیں لکھیں رنگیلا۔ وغیرہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اگر مسلمان بھی چاہتے۔ تو وہ بھی کئی رنگیلے لکھ سکتے تھے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ مسلمان قرآن مجید کی اس تعلیم کے ماتحت کہ لکل قوم ھاد۔ شری کرشن اور شری رام چندر جی وغیرہ کو بھی اپنا بزرگ سمجھتے ہیں۔ اب آپ خود ہی غور کریں کہ کونسا مذہب یا کس مذہب کے پیرو رواداری سے کام لے رہے ہیں۔ واقعات سامنے ہیں

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب

جنگ میں ویدک دھرم کی رواداری

اب میں اس بات کی طرف آتا ہوں کہ جنگ میں ویدک دھرم کہاں تک رواداری سے کام لیتا ہے۔ کیونکہ جنگ ہی ایک ایسا موقعہ ہے۔ جبکہ کسی کی بُردباری۔ تحمل۔ یا رواداری کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اس وقت جذبات بھڑکے ہوئے ہوتے ہیں۔ یجر وید بارہ منتر تیرہ ادھیائے میں لکھا ہے:- "اے راج پُرش آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں۔ اے جاہ و جلال والے پُرش وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے۔ آپ اسکو الٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلائیں۔

پھر اور ملاحظہ کیجئے۔ یجر وید ۱۳ منتر ۱۳ ادھیائے "اے تیج دھاری و دوان پُرش آپ تیز رو دشمن کے کھانے پینے۔ یا دیگر کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑیں۔ اور ان کو اپنی طاقت سے ماریں"۔

پھر اور دیکھیے۔ یجر وید ۱۵ ادھیائے ۱۵ منتر "جس ایذا رساں شخص کی ہم لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ جو ایذا دینے والا ہم سے دشمنی کرتا ہے اس کو ہم شیر وغیرہ کے منہ میں ڈال دیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان ویدک احکام پر اپنی طرف سے کوئی حاشیہ نہیں دینا چاہتا۔ اس کے بالمقابل آپ ذرا قرآن مجید کی تعلیم جنگ کے متعلق ملاحظہ کیجئے۔ قرآن مجید میں صرف انہی لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم ہے۔ جو خود پہل کرتے ہیں۔ اور پھر قرآن مجید اس کے ساتھ یہ بھی تاکید کرتا ہے۔ کہ لڑائی میں حد سے نہ بڑھو۔ یعنے جتنا دشمن نے تمہارا نقصان کیا ہے۔ اتنا ہی کرو۔ اور اگر اس سے تجاوز کرو گے تو تم ظالم ٹھہرو گے۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ جیسا کہ قرآن مجید کی ان آیات سے ظاہر ہے۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم والفتنۃ اشد من القتل ولا تقاتلوھم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیہ فان قاتلوکم فاقتلوھم کذالک جزاء الکفرین۔ فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون وقاتلوا فی سبیل اللہ واعلموا ان اللہ سمیع علیم

ترجمہ۔ جو لوگ لڑتے ہیں تم سے اللہ کی راہ میں ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو۔ بے شک ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں بھاتے (لڑائی کے وقت) جہاں ان کو پاؤ لڑو۔ اور جہاں سے (تمہارے گھروں) سے انہوں نے تم کو نکالا ہے ان کو نکال دو۔ فتنہ فساد قتل قتال سے بھی بڑا ہے۔ اور مسجد الحرام (کعبہ) کے قریب جب وہ خود نہ چھیڑیں تم نہ لڑو۔ پس اگر وہ شروع کریں۔ تو بے شک مارو۔ اسی طرح کافروں کا بدلہ ہے۔ اگر باز آجائیں۔ تو خدا بخشنے والا مہربان ہے ان سے لڑو تا کہ فتنہ نہ رہے۔ اور کل قانون خداوندی ہو جائے۔ اگر لڑنے سے باز آجائیں۔ تو بجز ظالموں کے کسی پر ہاتھ نہ بڑھاؤ۔ دفع شر کا تمہیں حکم ہوا ہے۔ اور تم اس کو ناپسند کرتے ہو (تمہاری سمجھ سے) عجب نہیں کہ تم ایسی چیز کو بھی جو واقع میں تمہیں مفید ہو ناپسند کرنے لگو۔ اور مضر کام کو بھلا سمجھ لو۔ خدا خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اللہ کی راہ میں لڑو۔ اور جانو کہ خدا سنتا اور جانتا ہے۔

اب غور کیجئے کہ اسلام نے اثنا جنگ میں بھی جبکہ احساسات بہت اضطرابی حالت میں ہوتے ہیں۔ کیسی سلامت روی۔ رواداری کی تعلیم دی ہے فاتح مفتوح پر کیا کیا سختیاں روا نہیں رکھتے۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے جنگ کا یہ بھی ایک اصول ہے۔ کہ دشمن کو اس قدر ناکارہ بنا دو۔ کہ آئندہ وہ کبھی اٹھ نہ سکے۔ ہوسکتا ہے کہ وقتی طور پر شائد یہ چال کچھ مفید ہو سکتی ہو۔ مگر اس سے مفتوح کے دل میں اپنی ذلت کی وجہ سے جو بدلہ لینے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ گو وقتی طور پر آگ دب جاتی ہے۔ مگر اندر ہی اندر سلگتی رہتی ہے۔ اور موقعہ آنے پر وہ اس تیزی سے بھڑکتی ہے۔ کہ اس کے شعلے آسمان تک پہونچ جاتے ہیں۔ مگر اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ تم پہلے کسی پر حملہ نہ کرو۔ اگر تم پر کوئی حملہ کرے تو مقابلہ کرو۔ مگر مقابلے میں بھی اس بات کو خصوصیت سے مدنظر رکھو کہ حد سے تجاوز نہ کرو۔ یعنے جتنا دشمن نے تمہیں نقصان پہونچایا ہے۔ اتنا ہی نقصان پہنچاؤ۔ اور حد سے بڑھنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے۔ اور حد سے بڑھنے سے ہی دنیا میں بدامنی پیدا ہوتی ہے۔ اگر آج اسلام کے اس سنہری اصول پر عمل کیا جائے۔ تو یہ دنیا کی بدامنی باہمی کشیدگی اور تنفر۔ امن صلح اور رفاقت میں بدل سکتی ہے۔

اسلام نے سیاسیات میں بھی ایسی بے نظیر رواداری کا ثبوت دیا ہے جو دنیا میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ مسلمان ہندوستان میں جب برسر اقتدار تھے تو علاوہ وزارتوں کے سپہ سالار تک کے عہدے ہندوؤں کو انہوں نے دیئے اورنگ زیب علیہ الرحمۃ جسے ہندو بہت متعصب سمجھتے ہیں۔ اس کے عہد میں بھی ہندوؤں کو سپہ سالاری کا فخر بخشا گیا۔ اس سے بڑھ کر رواداری اور کیا ہوسکتی ہے۔ پھر دور کیوں جائیں اس وقت پنجاب میں مسلمان ساٹھ فیصدی اور ہندو وغیرہ چالیس فیصدی۔ مگر پنجاب میں جو نئی وزارت قائم ہوئی ہے۔ اس میں تین مسلمان وزیر ہیں اور تین ہندو۔ کیا کوئی ہندو صوبہ بھی ایسی نظیر پیش کرسکتا ہے۔ یقیناً نہیں۔ مصر میں قبطیوں کی آبادی برائے نام ہے۔ مگر مسلمانوں نے قبطیوں کو انکی تعداد سے دوگنی نمائندگی دے رکھی ہے۔ اگر اس پہلو میں ہندو دوست بھی کوئی عملی قدم اٹھا سکیں۔ تو یقیناً آج ہی ہندوستان کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

قبرستان کے مقدمہ میں

ماسٹر تاج دین احراری کا بیان

۸ اپریل مجسٹریٹ صاحب درجہ اول بٹالہ کی عدالت میں ماسٹر تاج الدین احراری کا مقدمہ مندرجہ عنوان میں حسب ذیل بیان ہوا۔

میں مجلس احرار ہند کی ورکنگ کمیٹی کا ممبر ہوں۔ میں گزشتہ دو سال میں مرکزی مجلس کے نمائندہ کے طور پر مختلف اوقات میں قادیان رہا ہوں۔ میرا مقصد یہ تھا۔ کہ غیر احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کروں۔ اور جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھوں۔ مرکزی مجلس احرار اس غرض کو پورا کرنے کے لئے وہاں ایک مدرسہ اور دفتر احرار کے اخراجات برداشت کرتی رہی ہے۔ حسابات میرے سپرد نہیں تھے۔ حافظ محمد خان رکھتا ہے۔ اب بھی وہ قادیان ہے۔ اخراجات پر میرا کوئی کنٹرول نہیں تھا۔ مجھے یہ علم نہیں کہ قادیان میں ماہوار خرچ کیا ہوتا رہا ہے۔ قادیان میں احراری چار پانسو ہیں۔ میں محمد اسحٰق۔ محمود دین اور عبدالحق گواہان استغاثہ کو جانتا ہوں۔ وہ تینوں احراری ہیں۔ میں آنریری ورکر ہوں۔ میرے قادیان پہونچنے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی احرار کو یہ شکائت پیدا ہوئی تھی۔ کہ احمدی قبرستان میں اپنے مردے دفن کر کے قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ احرار خیال کرتے تھے۔ کہ احمدیوں کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ اس واقعہ سے پہلے احرار کی ایک پبلک میٹنگ ہوئی تھی جس میں ان جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ احرار بحیثیت جماعت یہ نہیں چاہتے۔ کہ احمدی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوں۔ قادیان کے اس قبرستان کے متعلق بھی یہی پوزیشن تھی۔

قابل توجہ موصیان و عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مجلس مشاورت اکتوبر ۱۹۳۶ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی تھی کہ موصیان حصہ آمد اپنی وصایا میں تین سال کے لئے اضافہ کر دیں۔ اور موصیان جائداد حصہ وصیت زندگی میں نقد ادا کریں۔ اس کے مابعد اکثر موصیان حصہ آمد نے تو فوراً لبیک کہتے ہوئے اپنی وصیتوں ۱/۳ یا ۱/۴ اضافہ کر دیا ہے۔ مگر موصیان حصہ جائداد نے اس تحریک کی طرف توجہ کم کی ہے۔ احباب فوراً توجہ فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

58
Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوہیّتِ مسیح کی تردید خود حضرت مسیح علیہ السلام کے اقوال سے

عیسائیوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم خدا ہیں۔ اور وہ اپنے اس دعوے کے اثبات کے لئے ان میں کئی ایک خدائی صفات ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ مسیح علیہ السلام جن کے متعلق یہ دعوے کیا جاتا ہے۔ کہ انجیل میں بار بار اپنے تئیں ایک کمزور انسان قرار دیتے ہوئے جا بجا اپنی کمزوری کا اعتراف فرماتے ہیں۔

اب کیا یہ امر قابل حیرت نہیں۔ کہ ایک وجود تو اپنے تئیں خدائی صفات کا حامل ہونے سے انکار کرے۔ بلکہ اپنے آپ کو ایک کمزور انسان قرار دے۔ لیکن اس کے عقیدتمند خواہ مخواہ اسے ان صفات سے متصف قرار دیں۔ جو صرف خدائے عزوجل کی ذات مستجمع الصفات سے مختص ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ اس قسم کے تمام دعاوی محض زبانی جمع خرچ تک محدود رہتے ہیں۔ اور وہ صفات جو الوہیت کو مستلزم ہیں۔ ان میں سے ایک بھی حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتی۔ باوجود اس مسئلہ میں اس قدر وضاحت پائے جانے کے ہم ان تمام بڑی بڑی خدائی صفات کو لیکر جو تمام مذاہب و ادیان کے نزدیک مسلم ہیں۔ ان کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ کہ آیا وہ اپنے تئیں ان صفات کا حامل قرار دیتے ہیں یا صاف انکار کرتے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے آپ کو ایک انسان قرار دیتے ہیں۔ تو پھر ہر صحیح العقل انسان کا فرض ہے کہ انہیں انسان ہی سمجھے۔ اور خدا تعالےٰ کا رسول یقین کرے۔

پہلی صفت

پہلی صفت جو تمام مذاہب و ادیان کے نزدیک خدا تعالےٰ کی مسلم ہے۔ وہ القادر ہے۔ یعنی خدا ہر قسم کی قدرت و طاقت رکھنے والا اور ہر ذرہ ذرہ پر تسلط رکھنے والا ہے۔

اب ہم انجیل سے عیسیٰ بن مریم کے متعلق دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بذات خود اپنی قدرت و طاقت کے متعلق کیا کہتے ہیں یوحنا باب ۵ آیت ۱۳ میں لکھا ہے۔

"میں آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں۔ حکم کرتا ہوں۔ اور میری عدالت درست ہے۔ کیونکہ اپنی مرضی کو نہیں پر باپ کی مرضی کو جس نے مجھے بھیجا چاہتا ہوں۔"

یہاں حضرت مسیح علیہ السلام اپنے آپ کو خدائے عزوجل کے حکم کا ہر لمحہ پابند قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ کہ میں اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتا۔ ہاں جو کچھ خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کی لوگوں کو تلقین کرتا ہوں۔ پس جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام صاف طور پر اپنی بے بسی کے مقر ہیں۔ تو پھر ان کو خدا قرار دینے کا دعوے کیونکر صحیح ہو سکتا ہے

دوسری صفت

دوسری صفت جو تمام مذاہب کے نزدیک خدا تعالےٰ میں پائی جاتی ہے وہ الغنی ہے۔ یعنی وہ ہستی جو کسی کی بھی محتاج نہیں۔ ہاں تمام مخلوقات اس کی محتاج اور دست نگر ہے۔

اس صفت کے متعلق مسیح علیہ السلام کے قول کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ فرماتے ہیں "نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"

(مرقس باب ۱۵ آیت ۳۴)

اس سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ اور یہ خود الوہیت کے منافی ہے۔ پھر یہی نہیں۔ کہ خود ہی اس کو دور کرنے پر قادر ہو گئے ہوں۔ بلکہ اس عالم اضطراب میں نہایت الحاح وزاری کے ساتھ خدا تعالےٰ سے امداد کے طالب ہوتے ہیں۔ حالانکہ جو بذات خود خدائی صفات کا حامل ہو۔ اس کو اس قدر الحاح کی کیا ضرورت ہے۔ اور مخلوق سے طالب امداد ہونے کی کیا وجہ۔

پس ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السّلام محض انسان تھے اس کے مقابلہ میں کہا جاتا ہے۔ کہ یسوع مسیح نے چونکہ یہ کہا ہے۔ کہ "میں اور باپ ایک ہیں"۔ اس لئے وہ بھی خدا ہوئے۔ مگر اس کی وضاحت بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے قول میں موجود ہے۔ چنانچہ یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۴-۳۰ میں لکھا ہے۔ اس نے کہا۔

"میں اور باپ ایک ہیں تب یہودیوں نے پھر پتھر اٹھائے۔ کہ اس پر پتھراؤ کریں.... یہودیوں نے اسے جواب دیا۔ اور کہا۔ کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں۔ کہ تو کفر کہتا ہے۔ اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کہ تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا۔ کہ میں نے کہا تم خدا ہو۔ جب کہ اس نے انہیں جن کے پاس خدا کا کلام آیا۔ خدا کہا۔ اور ممکن نہیں کتاب باطل ہو۔ پھر تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا۔ اور جہان میں بھیجا۔ کہتے ہو۔ کہ تو کفر بکتا ہے۔ کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں"۔

یہ حوالہ کمال وضاحت سے تمام مسیحی مناقشات کا یک قلم فیصلہ کر دینے والا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السّلام کے یہ کہنے سے کہ میں اور خدا ایک ہیں یہود نے یہ الزام لگایا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السّلام اپنے تئیں خدا ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے جواب دیا کہ میرا یہ کہنا۔ کہ "میں اور باپ ایک ہی ہیں"۔ انہی معنوں میں ہے۔ جن معنوں میں دوسرے مقربان بارگاہ الٰہی اور برگزیدوں کو خدا کہا گیا یعنی مظہر صفات الٰہیہ چنانچہ زبور ۸۲ آیت ۶ میں لکھا ہے۔ کہ

"میں نے کہا تم الٰہ ہو۔ اور تم سب حق تعالےٰ کے فرزند ہو"

پس حضرت مسیح علیہ السلام کی اپنے متعلق ایسی واضح تشریح و تفصیل کی موجودگی میں ان کو حقیقی معنوں میں خدا یا اس کا بیٹا سمجھنا ہٹ دھرمی کی ناحق کوشش نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر یہی نہیں کہ میں اور باپ ایک ہونے کا محاورہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات والا صفات کے لئے بولا گیا۔ بلکہ یہ ایسا عام تھا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو ان استعارات کی حقیقت اور تشبیہات کی اصلیت کو اچھی طرح بھانپتے تھے۔ اپنے تمام حواریوں بلکہ تمام پیروں کے لئے استعمال کیا ہے۔ ملاحظہ ہو (یوحنا باب ۱۷ آیت ۲۱)

"میں صرف انہیں کے لئے نہیں۔ بلکہ ان کے لئے بھی جو ان کے کلام سے مجھ پر ایمان لائیں گے عرض کرتا ہوں۔ تا کہ وہ سب ایک ہوئیں۔ جیسا کہ تو اے باپ مجھ میں اور میں تجھ میں کہ وہ بھی ہم میں ایک ہوں تا کہ دنیا ایمان لائے کہ تو نے مجھے بھیجا ہے"۔ (یعنی مجھے تیرا فرستادہ مانیں)

الخطبہ

دوشیزہ بعمر ۱۴-۱۵ سالہ انگریزی مڈل پاس مقبول صورت۔ پاکیزہ سیرت امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

نوٹ:۔ لڑکا ککے زئی خاندان سے ہو۔

(سید) بہادر شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑا اکڑہ کرم سنگھ۔ امرتسر

پھر فرمایا۔

"اس روز تم جانوگے کہ میں باپ میں اور تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں"

پس ان حوالجات سے یہ ثابت ہے کہ کسی شخص کے خدا میں ہو کر ایک ہونے کا یہ مفہوم ہرگز نہیں۔ کہ وہ حقیقی طور پر خدا بن جاتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہوتا ہے۔

تیسری صفت

تیسری صفت جو سب مذاہب کے نزدیک خدا میں پائی جاتی ہے۔ وہ قدوسیت ہے۔ یعنی ہر ایک کمزوری اور نقص سے پاک ہونا۔ مگر (لوقا باب ۱۸۔ آیت ۱۹) میں لکھا ہے۔

"یسوع نے اس کو کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا" گویا حضرت مسیح علیہ السلام اپنے نیک ہونے تک سے انکار کر رہے ہیں۔

چوتھی صفت

چوتھی صفت جو تمام مذاہب کے نزدیک لازم الوہیت ہے۔ قیوم ہے۔ یعنی خود قائم ہونا اور دوسروں کو قائم رکھنے والا۔ لیکن انجیل تو (متی باب ۲۰ آیت ۲۳) حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ بتاتی ہے کہ

"تب زبدی کے بیٹوں کی ماں اپنے بیٹوں کو لے کر اس کے پاس آئی اور اسے سجدہ کر کے چاہا۔ کہ اس سے کچھ عرض کریں اس نے اس سے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے وہ بولی فرما کہ میرے دونوں بیٹے تیری بادشاہت میں ایک تیری داہنی اور دوسرا تیری بائیں طرف بیٹھیں یسوع نے جواب میں کہا۔ ... میری داہنی اور میری بائیں طرف بیٹھنا میرے اختیار میں نہیں۔ کہ کسی کو دوں مگر ان کو جن کے لئے میرے باپ نے مقرر کیا۔"

اس حوالہ سے بھی صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ہر لحاظ سے اپنی بے بسی کا اقرار کیا اور جو مطالبہ کیا گیا اس کا اختیار صرف خدا تعالیٰ کو بتایا ہے۔

پانچویں صفت

پانچویں صفت جو سب مذاہب کے نزدیک خدا تعالیٰ میں پائی جانی ضروری ہے ۴۴

۴۴ وہ العلیم ہے۔ یعنی کائنات کے جزو کل کو جاننے والا۔ اور پوری طرح باخبر لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کی اس بارے میں بیچارگی کا علم مرقس (باب ۱۳۔ آیت ۳۲) سے یوں ہوتا ہے۔

"اس دن اور اس گھڑی کی بابت سوائے باپ کے نہ فرشتے جو آسمان پر ہیں۔ اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا۔" غرض حضرت مسیح علیہ السلام کے ان بیانات سے جو پیش کئے گئے ہیں۔ یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں الوہیت کی کوئی صفت بھی نہیں پائی جاتی تھی۔ (ملک نذیر احمد ریاض)

میکلیگن انجینئرنگ کالج لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میکلیگن انجینئرنگ کالج لاہور گذشتہ ۱۵ سال سے صوبہ پنجاب میں پیشہ انجینئری کے میکینیکل اور الیکٹریکل شعبہ جات کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اور اس امر کا ثبوت کہ اسے اپنے اغراض و مقاصد میں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس ادارہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سے متعلقہ مختلف شعبوں میں جن سند یافتہ نوجوانوں کو ایک اچھا روزگار میسر ہے ان میں سے ۸۰ فی صدی اسی کالج کے فارغ التحصیل طلباء ہیں۔ یہاں جو نصاب مقرر ہیں۔ ان سے یہ مقصود ہے۔ کہ میکینیکل اور ٹیکنیکل انجینئری کے شعبہ جات کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ یعنی اعلیٰ درجہ کے مستند انجینئروں اور ماتحت عملہ انجنئری سے لے کر ماہر کاریگروں اور مستریوں تک کو تربیت دی جائے۔

تعلیمی نصاب

اس ادارہ میں جو تربیت دی جاتی ہے وہ تین مختلف شعبوں میں منقسم ہے۔ اول جماعت "اے" ہے جس کے ذریعہ پیشہ ور میکینیکل اور الیکٹریکل انجنیئر تیار کئے جاتے ہیں یہاں تعلیمی نصاب اسی قسم کا ہے۔ جو برطانیہ میں اسی قسم کے ادارہ میں رائج ہے۔ طلباء کو کالج ڈپلومہ اور پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس بی (انجنیئری) کی ڈگری کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ نصاب کی میعاد پانچ سال ہے۔ پہلے تین سال کالج میں صرف کئے جاتے ہیں اور باقی دو سال مصدقہ ورک شاپوں یا انجنیئری کے کارخانوں میں موزوں قابلیت رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اس جماعت میں تربیت کے مختلف مراحل پر چند وظائف دیئے جاتے ہیں۔ دوسری جماعت "بی" ہے۔ جو اوورسیئر یا فورمین قسم کے اعلیٰ مستریوں اور بجلی کے کاریگروں کو تیار کرتی ہے۔ لیکن واقعی قابل طلباء اس امر کے مجاز ہیں۔ کہ وہ اے۔ ایم۔ آئی ای ای یا اے ایم آئی ایم ای (لنڈن) کے امتحانات دے سکیں اور موقع ملنے پر پورے معنوں میں انجنیئر بن جائیں۔ بیس بیس روپے کے دس وظائف غریب پنجابی طلباء کو ہر سال داخلہ اور سالانہ سیشن کے امتحانات کے نتیجہ کی بناء پر دیئے جاتے ہیں۔ ان وظائف کو عطا کرنے میں قابلیت نیز فرقہ وارانہ حقوق کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ نصاب کی میعاد پانچ سال ہے بیس فیصدی وقت ٹیکنیکل تعلیم اور باقی وقت عملی تربیت کو دیا جاتا ہے۔

کاریگر اور ماہر مستری

تعلیم یافتہ بیکاروں کے لئے ملازمت کا نیا ذریعہ بہم پہنچانے کی غرض سے تربیت کا ایک نیا نصاب جسے "سی" کلاس کہتے ہیں قائم کیا گیا ہے۔ جو نو نو ماہ کے دو سیشنوں پر حاوی ہے۔ اس نصاب کا حقیقی مقصد یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو جو کاریگر اور ماہر مستری بننا چاہتے ہیں عملی تربیت کی بجائے پیشہ ورانہ تربیت دی جائے یہ ظاہر ہے۔ کہ آج کل ان لوگوں کی بڑی مانگ ہے۔ جن کی قابلیت محض مستریوں تک محدود نہ ہو۔ بلکہ ان سے زیادہ ہو۔ اور جو اپنے کام میں ماہر ہوں۔ لکھنے پڑھنے کی استعداد رکھتے ہوں۔ اپنا حساب کتاب رکھ سکتے ہوں اپنے کام کے نمونے خود تیار کرنے کے بعد ان کے متعلق رپورٹ مرتب کر سکتے ہوں۔ ہر سال پہلے اور دوسرے سال کے شاگردوں کو متعدد وظائف دیئے جاتے ہیں "سی" کلاس کے طلباء سے تعلیم یا تربیت کے واسطے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اس نصاب کے لئے کتابوں کی ضرورت نہیں۔ نقشہ کشی کے تختے اور اوزار جماعت کے کمرے میں طلباء کو مہیا کئے جائیں گے۔

کالج کے دارالتجارب اور ورکشاپ

کالج کے اپنے دارالتجارب اور ورکشاپ ہیں۔ تاکہ طلباء کو عملی تربیت دینے کی غرض سے اسے کسی بیرونی امداد کا محتاج نہ ہونا پڑے ان میں زمانہ حال کے طرز جدید کے آلات اور ساز و سامان موجود ہے۔ ورکشاپ کی نگرانی تجربہ کار یورپین عملہ کے سپرد ہے اور اس میں مشینی فٹنگ اور پیکنگ۔ چوبی کام۔ بجلی کا کارخانہ۔ فونڈری اور لوہے کا کارخانہ شامل ہے۔ دارالتجارب اور ورکشاپ کو مزید وسعت دینے کی تجویز ہے۔ جس سے نصاب میں مزید گنجائش پیدا ہو جائے گی۔

نئے داخلے

اس ادارہ کی سودمندی ظاہر و باہر ہے۔ لہٰذا عوام کے لئے یہ امر موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ نئے داخلہ کے لئے امتحانات مقابلہ "اے" کلاس کیلئے ۱۷-۱۸-اور ۱۹ مئی ۱۹۳۷ء کو اور "بی" کلاس کیلئے ۲۰-اور ۲۱ مئی کو منعقد ہوں گے۔ اور "سی" کلاس کیلئے امیدواروں کو منتخب کرنے کی غرض سے ایک "مجلس انتخاب" مرتب کی جائیگی جسکے سامنے منتخب طلباء کو ملاقات کیلئے پیش ہونے کی تاریخ کے بارہ میں اطلاع دی جائیگی۔ درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ "اے" کلاس کیلئے ۱۰ مئی ۱۹۳۷ء اور "بی" کلاس کے لئے ۱۳ مئی ۱۹۳۷ء ہے "سی" کلاس کیلئے درخواستیں صاحب پرنسپل صاحب کیخدمت میں بنام ۳۰ مئی ۳۷ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں مزید معلومات کالج کے پراسپکٹس میں درج ہیں جو پرنسپل صاحب سے درخواست کرنے پر مفت مل سکتا ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

59

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال سوم کے سو فیصدی وعدے پورے کرنیوالے مخلصین کی فہرست

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تیسرے سال کی تحریک چندہ سنتے ہی جن احباب نے روپیہ ادا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں اس لئے دی جا رہی ہے۔ کہ اس وقت جب کہ تحریک جدید کے روپیہ کی ضرورت ہے۔ بلکہ بعض اہم ضروریات کے پیش نظر کام کے رک جانے کا احتمال ہے۔ اور اس وجہ سے حضرت امیرالمومنین چاہتے ہیں۔ کہ مخلصین اپنے وعدے جلد پورے کریں۔ دوسرے احباب بھی جلد سے جلد اپنے وعدے پورے کریں۔ اس فہرست میں معتد بہ حصہ ایسے مخلصین کا ہے۔ جنہوں نے اعلان سنتے ہی رقم ادا کر دی۔ ایسے بھی ہیں جن کا وعدہ دسمبر۔ جنوری میں ادا کرنے کا تھا۔ مگر انہوں نے یکمشت رقم دے دی ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کا وعدہ یہ تھا۔ کہ ماہوار ادا کرتے رہیں گے۔ مگر انہوں نے یک مشت رقم دے دی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی قادیان ۵۰۰
حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب " ۳۰۰
خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال قادیان ۱۶۰
منشی سردار محمد صاحب دفتر محاسب قادیان ۵
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نور ہسپتال " ۱۰۰۰
منشی فیض احمد صاحب کاتب الفضل " ۱۲
مولوی محمد جی صاحب مدرسہ احمدیہ " ۵۰
" ارجمند خانصاحب " " " ۱۵
" عبدالغفار صاحب ڈار معہ " " ۶
مرزا محمد یعقوب صاحب دفتر تحریک جدید " ۷
ضیاء الدین صاحب بورڈنگ " " ۵
مولوی تاج الدین صاحب " ۵/۴
مرزا محمد اشرف صاحب ناظم جائداد " ۲۰
منشی عزیز احمد صاحب نظارت اعلیٰ " ۵
میاں اقبال احمد صاحب راجیکی محلہ دارالرحمت قادیان ۵
چوہدری صادق علی صاحب پنشنر تحصیلدار محلہ دارالرحمت قادیان ۱۵۰
حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی معہ اہلیہ دارالرحمت قادیان ۷
مولوی نور احمد صاحب معہ والدہ صاحبہ دارالعلوم قادیان ۱۰
مستری ابراہیم صاحب دارالعلوم قادیان ۸
بابو عبدالعزیز صاحب پنشنر " ۴۰
میاں محمد عبداللہ صاحب " ۵
ماسٹر غلام محمد صاحب ٹیلر ماسٹر دارالعلوم قادیان ۱۰
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی دارالعلوم قادیان ۲۵
حافظ عبدالواحد صاحب دارالفضل قادیان ۵

لفٹیننٹ نذر حسین صاحب دارالفضل قادیان ۵
چوہدری عبدالغنی صاحب بی۔ اے " " ۱۰
ملک صلاح الدین صاحب ایم اے " ۱۵
میاں بھاگ صاحب دارالفضل " ۵
" محمد رمضان صاحب دھوبی " ۱۰
مستری فضل حق و عبدالغنی دارالبرکات " ۱۴
خان صاحب ڈاکٹر عبداللہ صاحب معہ والدین دارالبرکات قادیان ۴۱
مستری رشید احمد صاحب " ۶
میاں بشیر محمد صاحب دوکاندار " ۱۰
منشی عبدالعزیز صاحب پنشنر " ۲۰۰
ڈاکٹر فضل کریم صاحب " ۵/۴
بابا محمد حسن صاحب واعظ " ۵
میاں عبداللہ خانصاحب افغان " ۵
چوہدری غلام حسین صاحب " ۵
میاں علم الدین صاحب سائیکل ورکس " ۵
" محمد نذیر صاحب دوکاندار " ۱۰
عبدالواحد خان صاحب پٹھان " ۵
مولا بخش صاحب دوکاندار " ۵۰
قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی محلہ ریتی چھلہ قادیان ۶
قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی مسجد ریتی چھلہ قادیان ۲۵
سید سردار حسین شاہ صاحب مسجد فضل قادیان ۲۵
میاں ولی محمد صاحب کھارہ ۶
ملک غلام نبی صاحب " ۱۶
میاں الہ دین صاحب بھینی بانگر ۷
میاں برکت علی صاحب ننگل باغبان ۱۵
چوہدری نذیر احمد صاحب بی اے پھانکوٹ گورداسپور ۶۰
چوہدری غلام محمد صاحب بھینی میلوان

گورداسپور ۵
مرزا غلام حیدر صاحب دھرمکوٹ بگہ گورداسپور ۷
ٹھیکیدار محمد حسین صاحب اٹھوال گورداسپور ۵/۴
چوہدری محمد طفیل صاحب ڈیریانوالہ " ۱۲
حکیم فتح محمد صاحب " " ۶
حکیم فتح الدین صاحب چک ؟ رحیم آباد ۵
حاجی عبدالعظیم صاحب سیالکوٹ شہر ۲۲
ڈاکٹر محمد الدین صاحب " ۱۲۵
منیر احمد صاحب پسر " " " ۱۵
شیخ مہرالدین صاحب " ۷
بابو گلاب خان صاحب " ۴۰
شیخ محمد امیر صاحب " ۱۱
بابو عبدالکریم صاحب " ۵
چوہدری فتح علی صاحب " ۵
مستری ابراہیم صاحب " ۵
عبدالسلام صاحب اسلام آباد " ۵
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شبیر محمد صاحب عالی سیالکوٹ چھاؤنی ۲۵
احمد الدین صاحب راجپوت ممبر بال سیالکوٹ چھاؤنی ۹
میاں عبدالعزیز صاحب کشروہ سیالکوٹ چھاؤنی ۶
میاں حسین احمد صاحب بڑے کوٹ سیالکوٹ چھاؤنی ۱۰
خواجہ ظہور شاہ صاحب امرتسر ۶
محمدی بیگم صاحبہ ہمشیرہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر ۱۵
ملک فضل خالق صاحب امرتسر ۱۰۰
میاں عزیز احمد صاحب صراف موچی دروازہ لاہور ۱۰
چوہدری عبدالستار صاحب معہ اہلیہ مزنگ لاہور ۲۲

مرزا محمد شریف بیگ صاحب مزنگ لاہور ۱۰
بابو عطا محمد صاحب ہربنس پورہ ۱۰
چوہدری رحیم بخش صاحب چک چھور ۱۷ شیخوپورہ ۱۲
چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک چھور ۱۷ شیخوپورہ ۵/۸
چوہدری اللہ بخش صاحب چک چھور ۱۷ شیخوپورہ ۵/۸
شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی مریدکے شیخوپورہ ۱۵
شیخ غلام محمد صاحب مریدکے شیخوپورہ ۴۰
" محمد عنایت اللہ صاحب مریدکے شیخوپورہ ۲۰
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب و عبداللہ صاحب مریدکے شیخوپورہ ۷
بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر کینال مریدکے شیخوپورہ ۱۰۰
منشی محمد حیات صاحب چک ۵۴ مریدکے شیخوپورہ ۱۰
چوہدری رحمت علی صاحب کرتو شیخوپورہ ۱۵
والدہ صاحبہ " " " ۵
چوہدری محمد نذیر صاحب معہ اہلیہ صاحبہ کرتو شیخوپورہ ۵
چوہدری رشید احمد صاحب کرتو شیخوپورہ ۵
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اعظم علی صاحب کرتو شیخوپورہ ۵
منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہ والی گوجرانوالہ ۱۵
چوہدری غلام حسین صاحب مہلنکے گوجرانوالہ ۵۵
چوہدری سردار خان صاحب مہلنکے گوجرانوالہ ۲۰
چوہدری محمد خان صاحب مہلنکے گوجرانوالہ ۱۵
اہلیہ صاحبہ و والدہ صاحبہ سکرٹری صاحب مہلنکے گوجرانوالہ ۱۱
میاں اللہ دتہ صاحب ترگڑی گوجرانوالہ ۵/۸/-
" محمد جمال صاحب " " ۶/۴
ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قلعہ رام کور گوجرانوالہ ۶۵
میاں اللہ دتا صاحب راہ گر گوجرانوالہ ۵
رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ صاحبہ محمد عظیم صاحب باجوہ گوجرانوالہ ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منشی عبدالعزیز صاحب گوجرہ لائل پور ۴۰/-
چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۳۴۳ دھنی دیو لائل پور ۵
چوہدری شاہ محمد صاحب چک ۴۱۳ گھنتو والی لائل پور ۱۲/۸
چوہدری سردار خان صاحب چک ۴۱۳ گھنتو والی لائل پور ۵
چوہدری محمد خان صاحب چک ۴۱۲ گھنتو والی لائل پور ۵
مرزا امداد بیگ صاحب چک ۳۸۳ جڑانوالہ لائل پور ۵
بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر نہر جھنگ ۳۰
میاں اللہ جوایا صاحب رجیوہ جھنگ ۵/۲
حکیم محمد زاہد صاحب شورکوٹ ۷/۸
حیات عمر و سعیدہ بیگم بنت و پسر بابو محمد سعید صاحب سرگودہا ۵
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب شاہ پور سرگودہا ۸۰
ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب بھیرہ ۱۰
مولوی نظام الدین صاحب چک ۳۵/۲۰ سرگودہا ۱۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بڈھہ رانجھہ سرگودہا ۵
چوہدری احمد الدین صاحب چک ۹۹ سرگودہا ۶
شیخ بشیر احمد صاحب گجرات ۴
منشی ضیاء اللہ صاحب ۲۰
مولوی فضل الٰہی صاحب لالہ موسیٰ ۷
سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب گھیٹر ۲۲
محمد فاضل شاہ صاحب ۳۵
نور الدین صاحب شادیوال خورد ۵
امام الدین صاحب چک لشکری تھال ۱۰
چوہدری فتح علی صاحب بھلیسر ۶
چوہدری ابراہیم صاحب اسمٰعیلہ ۱۶
حافظ احمد الدین صاحب ڈنگہ ۱۱
میاں احمد الدین صاحب پاہڑیانوالی ۵
ڈاکٹر علم الدین صاحب کڑیانوالہ ۱۰۰
میاں لعل الدین صاحب دوکاندار جہلم ۳۰
جمعدار عبداللہ خان صاحب دولمیال ۳۲
چوہدری علی اکبر صاحب معہ ہمشیرہ و اہل و عیال چکوال جہلم ۹۰
میاں محمد مومن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چکوال جہلم ۱۲
اہلیہ صاحبہ چوہدری صادق علی صاحب چکوال جہلم ۱۰

چوہدری اللہ داد خان صاحب احمدی پور جہلم ۱۰
محمد خورشید صاحب راولپنڈی ۵
دفعدار محمد عبداللہ صاحب ۲۰
منشی قادر بخش صاحب پٹواری ڈیرہ غازی خان ۵
منشی میر محمد صاحب سابق [illegible] ڈیرہ غازی خان ۱۱
محمد سرور صاحب دانی لسمبہ ۲۵
اہل پردہ سردار گوڑے خان صاحب رکھ مور جھنگی ۱۱
سردار غلام محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی رکھ مور جھنگی ۳۲
سردار احمد یار خان صاحب کوٹ قیصرانی رکھ مور جھنگی ۳۲
مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی ۱۰۰
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۰
ملک محمد شفیع صاحب انچارج شیڈ نوشہرہ چھاؤنی ۲۴۰
از والدہ مرحومہ ۵
امۃ الرفیق اہلیہ صاحبہ ثانی ۱۰
بابو اشراف اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر نوشہرہ چھاؤنی ۴۰
چوہدری اللہ بخش صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۵
بی بی تنیہ صاحبہ سرائے نورنگ ۵
حکیم محمد یعقوب صاحب دہاڑی منڈی ۱۰
مہر محمد یار صاحب باگڑ ملتان ۴۰
صوفی محمد رمضان صاحب ڈرائیور فتح آباد ملتان ۱۶
واحد بخش صاحب جلالہ راتماں ملتان ۵
مسٹر بشیر احمد خان صاحب منٹگمری ۵
اہلیہ صاحبہ اخوند محمد اکبر خان صاحب ۲۰
چوہدری اللہ دتا صاحب چک ۱۱/۱۵۴ ۱۱
اہلیہ صاحبہ وارث علی صاحب زرگر پاک پٹن منٹگمری ۵
چوہدری نور الدین صاحب چک ۶/۱۱۰ پاک پٹن ۸۲
چوہدری حاکم الدین صاحب چک ۶/۱۱۰ پاک پٹن ۸
چوہدری فضل کریم صاحب عارف والہ پاک پٹن ۴۰

محمد یٰسین صاحب عارف والہ ۶
ڈاکٹر نیاز احمد صاحب ڈسپنسر کسووال پاک پٹن ۱۵
راجہ احمد خان صاحب چک ۱۹۱ کسووال پاک پٹن ۵
بابو محمد خورشید صاحب معہ اہلیہ نائی والہ پاک پٹن ۶۹
ماسٹر محمد یوسف علی صاحب چک ۹۶ منٹگمری ۱۰
اہلیہ صاحبہ پیر اکبر علی صاحب مرحوم بنت فیروزپور ۵۵
شیخ محمد یعقوب صاحب موگا فیروزپور ۱۰
رحیم بخش صاحب ۲۰
سندھی شاہ صاحب بنگہ جالندھر ۷
غلام علی صاحب میانوال ۵
ابراہیم صاحب ۵
مسٹر محمد عالم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ نور محل جالندھر ۵۰
حکیم غلام احمد صاحب اوڑ جالندھر ۱۰
چوہدری عبدالرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیارپور ۵
امۃ القبول بیگم صاحبہ بیگم پور کنڈھی ہوشیارپور ۵
نبی بخش صاحب اجمیر ہوشیارپور ۲۶
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عطا محمد صاحب دسوہہ ہوشیارپور ۱۵
اہلیہ صاحبہ چوہدری فتح محمد صاحب کھرل خورد ہوشیارپور ۵
نور الٰہی صاحب ٹانڈہ ہوشیارپور ۶
چوہدری بدر الدین صاحب عالماں ۱۰
بابو شیر محمد صاحب ریلوے گارڈ لدھیانہ ۱۲۰
میاں محمد اسمٰعیل صاحب نابھہ پٹیالہ ۱۵
میاں عبداللہ صاحب ۱۰
مستری عبداللہ صاحب فرید کوٹ ۱۰
والدہ صاحبہ عبداللہ خان صاحب ۵
منشی عبدالرحمٰن صاحب ۵
میاں اللہ دتا صاحب سپاہی ۶
شیخ عباد اللہ صاحب دھوری ۳۲
عنایت علی خان صاحب بھٹنڈہ ۴۲
بابو اصغر علی صاحب ملازم کمیٹی شملہ ۵
اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالسلام صاحب ۱۴
منشی کریم بخش صاحب ۱۲

والدین منشی کریم بخش صاحب شملہ ۵
بابو اقبال محمد خان صاحب نئی دہلی ۵۰
منشی مدد علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۴۵
اہلیہ صاحبہ بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم ۱۰
محترمہ حسن زمانی صاحبہ ۱۲
صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو غلام حسین صاحب ۱۵
گلزار فاطمہ و مبارکہ بیگم دختران ۵
مبارکہ سلطانہ صاحبہ ۵
اہلیہ صاحبہ بابو محمد عمر صاحب ۱۱
بابو نذیر احمد صاحب ۱۷
بابو عبدالحمید صاحب ۷
ڈاکٹر امۃ الحی صاحبہ ۱۵
والدہ صاحبہ رحیمانہ صاحبہ ۹
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ ۶
میاں عبداللہ صاحب ۴۰
احمد الدین صاحب مرحوم ۱۰
بابو نتھے خان صاحب ۱۵
خلیفہ عبدالرحیم صاحب سرینگر کشمیر ۱۵۰
منشی عبدالغنی صاحب گلگت ۱۰
میاں سلام الدین صاحب دھوریہ ۵
سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ رہتک ۱۷
ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ گڑگاؤں ۵۰
ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کراچی سندھ ۲۸۱
اہلیہ صاحبہ ۵۰
بچگان ۸
بابو نذیر احمد صاحب اوورسیر ۱۰۰
سید بشیر احمد صاحب کوٹری ۲۵
محمد حسین شاہ صاحب ۶
جمعدار فتح الدین صاحب ۳۰
عبدالحمید صاحب ۵
مولوی شرافت احمد صاحب جھانگ ۲۵
مستری ایوب خان صاحب احمد آباد اسٹیٹ ۱۰
چوہدری غلام حیدر صاحب کوٹ احمد خان سندھ ۴۰
چوہدری غلام رسول کوٹ احمد خان سندھ ۶
رحیم بخش صاحب ۵
خوشی محمد صاحب ۵
غلام قادر صاحب ۵
عطاء اللہ خان صاحب رانی پور ۱۰
مولوی محمد مبارک صاحب ۶
محمد مستقیم صاحب باندھی ۵/۶
میر امام بخش صاحب ۵/۶
چوہدری برکت علی صاحب چک ۱۶۶ ۱۲

چوہدری رحمت اللہ صاحب شاہ الدین صاحب بمعہ والدہ مرحومہ چک ۴۴۳ ج ب ۵/
چوہدری عبداللہ خاں صاحب بی۔ اے۔ کوئٹہ ۳۰/
راجہ بہادر خاں صاحب کوئٹہ ۵/
چوہدری محمد شفیع صاحب اورسیر ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۵۰/
چوہدری محمد الدین صاحب نزئی " ۷۵/
میاں قدم خاں صاحب بنوں ۷/-
بابو عبدالمجید صاحب " ۵۰/
اہلیہ صاحبہ خان ظہور احمد خان صاحب احمد نگر کوہاٹ ۱۰/-
ماسٹر نیاز احمد صاحب کیمبل پور ۲۰/-
ملک فضل حسین صاحب " ۱۵/
ابو عبیداللہ صاحب مالاکنڈ ۱۶۰/
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب سیم مارنگ اٹک ۳۶/
میاں عبدالرحیم صاحب حصاری ہزارہ ۱۰۰/
سبحان خاں صاحب میلا سنگھ بنوں ۵/

محمد صادق صاحب مالاکنڈ ۵/-
مبارک احمد صاحب مالاکنڈ ۵/
شیخ رحیم بخش صاحب " ۸/
میاں اللہ دتا صاحب سٹنر سوار ملتان ۷/۸/-
بابو غلام حسن صاحب معہ والدہ صاحبہ ملتان ۵۰/
شیخ محمد حسین صاحب محلہ قدیر آباد ملتان ۴۱/-
چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار ملتان ۷۵/-
منشی خادم حسین صاحب۔ ملتان ۱۰/-
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب معہ اہل وعیال ملتان ۹۴/
میاں قادر بخش صاحب ملتان ۲۰/-
چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ملتان ۱۵/
میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب " ۱۰۰/
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کبیر والا ملتان ۴۵/-

افنانشل سکرٹری تحریک جدید

شادی ہوگئی؟ مفرح یاقوتی

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہروقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (ھ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور :۔ بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روزانہ (۱-۱ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے قیمت مکمل ایک ماہ کیلئے پانچ روپیہ محصول ۹/

حب نوازی عورتوں کی جملہ امراض رحم بیقاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکی ہے۔
قیمت ایک ماہ کیلئے ۶۶ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶/

مفرح نوازی نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضاء رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۴۸ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۶/ ملنے کا پتہ:۔

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چار تمغے یافتہ

سکھانے سے سیکھ پانچواں ایڈیشن مخزن نعمت
مٹھائیاں سب پکانا ۵ اچار مربے تربت

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دو پیازے قسم قسم کے کباب بھرتے دالیں مچھلی بڑے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں۔ اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ ڈبل روٹی۔ پوری۔ کلچہ۔ باقرخانی۔ پھینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں۔ مثلاً بالوشاہی۔ جلیبی۔ شکرپارے کھجور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے۔ پیڑے برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے اکبریاں اور اندرسے وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب انار خشخاش شہتوت۔ لیموں صندل بنفشہ۔ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔

قیمت صرف ایک روپیہ۔ معہ محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

مستورات کے بعض پوشیدہ امراض کو ایک قابل اور پرانا تجربہ رکھنے والی عورت بخوبی سمجھ سکتی ہے اور کامیاب علاج کر سکتی ہے۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں انکی ادویہ کے استعمال سے مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ ہزاہا بہنیں جو کہ کئی ایک علاج کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ فوراً مفصل حالات مرض تحریر کرکے مکمل دوا طلب فرمائیں انشاء اللہ ضرور انکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتہ:۔
شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۸ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس چوہدری سر شہاب الدین کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں پانی پت کے واقعہ کے متعلق التوا کی تحریکوں اور وزراء کی تنخواہوں کے متعلق بل پر بحث ہوئی۔ ہاؤس کے تمام ارکان شریک اجلاس تھے۔ پبلک سروس کمیشن کی ترتیب و تشکیل پر بحث کرنے کے لئے ڈاکٹر عالم کی تحریک التوا کو گورنر نے مسترد کر دیا تھا۔ واقعہ پانی پت کی تحریک التوا کی مخالفت کرتے ہوئے سردار سکندر حیات خان نے کہا کہ تحقیقات کے لئے ایک اعلیٰ افسر مقرر کیا گیا ہے آپ نے ہاؤس کو اطمینان دلایا کہ اگر یہ تحقیقات تسلی بخش ثابت نہ ہوئی تو میں مخالف پارٹی کے ارکان کو اپنے ساتھ پانی پت چلنے کی دعوت دوں گا اور اگر تحقیقات سے ثابت ہو گیا کہ کسی سرکاری افسر نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ اور ان کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ تو اس کے خلاف شدید کارروائی کی جائے گی۔ اس پر محرکوں نے اپنی اپنی تحریک واپس لے لی۔ لیکن ملک برکت علی اپنی تحریک پر اڑے رہے آخر ان کے اصرار پر رائے شماری کی گئی۔ تو ان کے سوا اور کسی نے اس کی تائید نہ کی۔ چنانچہ تحریک التوا گر گئی۔ اس کے بعد وزیروں کی تنخواہوں کے بل پر بحث ہوئی۔ اس پر ڈاکٹر عالم کی ترمیم یہ تھی۔ کہ بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے سر سکندر حیات خان نے اس کے خلاف ایک مدلل تقریر کی۔ آر ار شماری پر ڈاکٹر عالم کی ترمیم گر گئی۔ میر مقبول احمد کی یہ ترمیم لفظ چیف منسٹر کی بجائے پرائم منسٹر لکھا جائے پاس ہو گئی۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کی یہ ترمیم کہ تمام وزراء کی تنخواہ پانچ پانچ سو روپیہ ماہوار مقرر ہو۔ بحث و تمحیص کے بعد گر گئی اور اصل بل بھاری اکثریت سے منظور ہو گیا۔

شیلانگ ۸ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ رائے بہادر من موہن لدھری آسام لیجسلیٹو کونسل کے صدر اور مسز زبیدہ رحمٰن نائب صدر منتخب ہوئی ہیں۔

راولپنڈی ۸ اپریل۔ وزیری سرداروں اور فقیر ایپی کے درمیان مذاکرات کی ناکامی کے نتیجہ کے طور پر وزیرستان کے سیاسی حکام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں امن قائم کرنے کی غرض سے قبائل کے خلاف شدید اقدام کیا جائے۔ وزیرستان کے ریذیڈنٹ نے قبائلی علاقہ میں دس یا دس سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کی ممانعت کر دی ہے۔ اور ہدایت کی ہے۔ کہ کسی قسم کے اشتباہ کے بغیر گولی چلا دی جائے گی۔

بنوں ۸ اپریل۔ ڈپٹی کمشنر بنوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کے تاروں کے کاٹنے کی وارداتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے جس علاقہ میں اس قسم کی واردات ہوگی وہاں کے دیہاتیوں کے خلاف تعزیری اقدام کیا جائے گا۔ اسی طرح جو دیہاتی قبائل کی امداد کریں گے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ بنوں رزمک روڈ پر خطرہ کے پیش نظر موٹروں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ ضلع بنوں کے ۱۶۰ دیہاتی ہندوؤں اور ۴۰ شہری ہندوؤں کو اسلحہ کے لائسنس دئے گئے ہیں

لکھنؤ ۸ اپریل۔ کانپور سے یوپی کے وزیر اعظم کے نام ایک برقیہ ارسال کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ ان کی توجہ ضلع کانپور کے قحط کی طرف مبذول کرائی گئی ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں فوری اقدام اختیار کیا گیا ہے۔

بیت المقدس ۸ اپریل فلسطین میں آج مختلف مقامات پر بم پھٹے جن کی وجہ سے بھاری نقصان جان ہوا یہودیوں نے ایک قہوہ خانہ پر بم پھینکا جس سے کئی عرب مجروح ہو گئے۔ آج بعد دوپہر بیت المقدس کے بازار بند ہو گئے۔ جب کہ عربوں اور یہودیوں میں تصادم ہو گیا۔ اس فساد میں ۳۰ اشخاص مجروح اور ایک کانسٹیبل ہلاک ہوا

ویلنشیا ۸ اپریل۔ سرکاری فوجوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک شبخون مار کر پوزو بلینکو کے کوہستانی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس جنگ ۵۰۰ باغی ہلاک اور ۱۵۰ گرفتار ہوئے

لندن ۸ اپریل۔ باغیوں کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ صوبہ باسک میں باغیوں کی پیش قدمی باوجود خرابی موسم کے جاری ہے۔ باغیوں نے سرکاری فوجوں پر حملہ کر کے ۵ لاکھ کارتوس اور ۵ ہزار بم قبضہ میں کر لئے ہیں۔

روما ۸ اپریل۔ ایک اطالوی اخبار لکھتا ہے۔ کہ وزارت خارجہ اطالیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بحیرہ روم کے متعلق اٹلی اور ترکی کے درمیان معاہدہ کی شرائط طے ہو گئی ہیں۔ وزیر خارجہ نے اپنے بیان میں لکھا ہے۔ کہ اطالیہ ہر اس اختلاف کو مٹانے کی انتہائی کوشش کرے گا۔ جو دشمنانِ امن کی طرف سے ترکی اور اطالیہ کے راستہ میں پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

بیت المقدس ۸ اپریل۔ ایک یہودی نوآبادی کے قریب مسلح ڈاکہ ڈالا گیا۔ نقاب پوش ڈاکو یہودی چرواہے کو قتل کر کے اس کی سینکڑوں بکریاں لے گئے۔ حکومت نے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار پونڈ کے انعام کا اعلان کیا ہے۔

حیفا ۸ اپریل۔ طبریا کے علاقہ میں تین یہودیوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اسی طرح اور مختلف مقامات پر گولیاں چلائی گئیں۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ سر محمد یعقوب نے مسٹر جناح کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں درخواست کی گئی ہے کہ لیگ کے ارکان اور دیگر مسلم اقلیتوں کے وزارتیں قبول کرنے کے فیصلہ کو لیگ کے سالانہ اجلاس تک ملتوی رکھا جائے اور مسلمانوں کے مابین مزید اختلافات پیدا کرنے سے احتراز کیا جائے۔

لاہور ۸ اپریل۔ سردار سردول سنگھ کویشر کو گورنمنٹ نے مطلع کیا ہے۔ کہ ان کی آبائی جاگیر کو ان کی سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے ضبط کر لیا گیا ہے

لکھنؤ ۸ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورکھپور نزد ریلوے لائن کے قریب ٹیلی گراف کے تار کٹے ہوئے پائے گئے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

لکھنؤ ۸ اپریل۔ یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں مسٹر رفیع احمد قدوائی کانگرسی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں

کیلیفورنیا ۸ اپریل۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے دو بمبار طیاروں کا فضا میں پرواز کرتے ہوئے تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ سمندر میں گر پڑے۔ اور چار ہوا باز ہلاک ہو گئے

رنگون ۸ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حزب مخالف کے ارکان نے گورنر سے درخواست کی تھی۔ کہ وزارت اور صدر کی پوزیشن پر غور و فکر کرنے کے لئے دارالمندوبین کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے۔ کیونکہ درخواست کنندگان کے نزدیک وزارت اور صدر کو ایوان کا اعتماد حاصل نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر نے یہ درخواست مسترد کر دی ہے۔

امرتسر ۸ اپریل۔ گندم ہاڑ ۳ روپے ۱۲ آنے ۷ دمڑی گندم لباکھ ۳ روپے ۱۲ آنے ۴ دمڑی نخود ہاڑ ۲ روپے ۱۰ آنے ۱۰ دمڑی سونا ۳۵ روپے ۴ آنے اور چاندی ۵۴ روپے ۱۲ آنے ہے۔

[illegible] قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی